

18

1881

Rare book

A. T. ...

1881

223

(۱۰۹۱)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۴)

رسالہ ہذا موسوم بہ

بحر الحکمت

مولانا مولوی میر محمد علی صاحب غفر

عالم پنجاب مولانا مولوی میر محمد علی صاحب غفر  
تعلقہ استانات سواتولی و اندورک وغیرہ علاقہ ریاست لہور  
حیدر آباد دکن

تبعاً بخواجہ محمد کرم خانہ صاحبہ

لکھنؤ علیہ السلام

۶۲۶۹-۱۸۸۱-۲۲۳۹

# فہرست اقوال و محاورات

نمبر	جملہ سہرید	نمبر	جملہ سہرید	نمبر
۱	توحید	۱۲	عدل کو آرائش اور	۲
۲	بار تعالیٰ کی وحدت پر کیا	۱۳	بادشاہ وہ نہیں جو غلام	۳
۳	شکر بندہ کیے بیٹے	۱۴	بہترین بادشاہ وہ ہے	۴
۴	خدا کا خوف	۱۵	بہترین رعیت وہ ہے	۵
۵	جسمانی لذتوں میں	۱۶	جب رئیس پر نصیحت	۵
۶	جو نعمت کی ناشکری	۱۷	شریف	۵
۷	بادشاہ	۱۸	شریف کیے حملہ سے	۵
۸	بادشاہ کو عمر کے لحاظ	۱۹	شریف اپنے ساریے	۶
۹	جب کسی سلطنت میں جکیو	۲۰	جو بہت ساریے وعدہ کو	۶
۱۰	ظالم بادشاہ کا زمانہ	۲۱	شریف کیساتھ احسان	۶
۱۱	کسی بادشاہ کی خدمت میں	۲۲	شریف آدمی رئیس کے	۶
۱۲	اپنے بادشاہ کے پاس پہنچ	۲۳	جس نے اپنی بیٹی	۷
۱۳	بادشاہ کا اپنے غلاموں	۲۴	عزت و ارادہ دہی ہے	۷

نشان سلسلہ	جلد نمبر	نشان سلسلہ	جلد نمبر
۲۴	آدمی جتنا کہ اپنی بوجھ ہو	۲۰	لوگوں کے پاس جو کچھ ہو
۲۵	جس نے اپنی نفس کو	۲۱	جب تم کو تمہاری دوستی کیلئے
۲۶	مشریف پر حقد ر بوجھ	۲۲	جو شخص تم سے محبت ہی
۲۷	جس شخص میں ذاتی	۲۳	کوئی خصلتوں کا انجام
۲۸	مشریف کی خصلت	۲۴	جبکی حالت اچھی سے
۲۹	راز پوشیدہ رکھنا	۲۵	جبکہ فعل اچھا ہے
۳۰	تمہاری ساتھ جو احسا ہو	۲۶	اپنی ستائش سے
	اخلاقی صفات		تلقین ادب
۳۱	اگر یہ چاہتے ہو کہ لوگ	۲۷	صاحب ادب کو چاہیے
۳۲	عمدہ صفتیں جن میں پائی	۲۸	جب تم کو کسی کام میں
۳۳	معاون کر دینے کے بعد	۲۹	ادب کا جابل میں آجانا
۳۴	اپنے محسن اور دین	۳۰	بدکار کی تغلبہ کرینی
۳۵	کام میں تیزی بخین	۳۱	جو شخص تم سے باتیں کرے
۳۶	ہر اچھی صفت کا بازار		الضاف
۳۷	جب کسی آدمی کی پہلائی	۳۲	حق رسا اور الفاظ
۳۸	جب تم کو کوئی ایسی نعمت		مشورہ کا فائدہ
۳۹	جب تم سے کوئی ایسی	۳۳	تم کے علم کی برای

نشان	جملہ ہر بند	نشان	جملہ ہر بند	نشان
۵۴	اپنے معاملات میں	۱۷	نقصاں بد	
۵۵	مشورہ رائے کو لغزش	۱۷	برائی کو کان دہر کے	۲۱
۵۶	ہرگز بغیر نصیحت کے	۱۸	جب تم کو بھی چاشنی	۲۱
۵۷	بزدل کی رائے بزدل	۱۸	جس نے چٹخوری میں	۲۲
۵۸	صبر کے فوائد	۱۹	سب سے بڑی باتیں یہ	۲۲
۵۹	جب سی پر نصیحت آجائے	۱۸	دشمن سے خد	
۶۰	فضیلت قناعت	۲۰	اپنے دشمن کو حقیر	۲۲
۶۱	قناعت کرو غنی ہو جاؤ	۱۹	جب تمہارا دشمن مشورہ	۲۲
۶۲	جسین قناعت بخین	۱۹	جب تم دشمن کے مقابلہ	۲۳
۶۳	تو نگری کیا چیز	۱۹	جب کو تم اپنے دشمن بنایا	۲۳
۶۴	وقت کی قدر کرو		جب تم اپنے دشمن سے برائی	۲۳
۶۵	کسی کام کو اویسے وقت	۱۹	خیر پہنچا نوا لے دوست	۲۴
۶۶	حفظ محبت		کھینچنے سے بچو	
۶۷	جب عاشق تمہاری	۲۰	جو شخص تم سے خوش ہو	۲۴
۶۸	مذمت حرص		شیر آدمی لوگوں کے	۲۴
۶۹	الہی ایسی دولت کا سبب	۲۰	جب کسی بہت تمہاری بہت	۲۵
۷۰	ہر وقت وہر حال میں	۲۱	اگر گلابان دنیو الاکینہ	۲۵

نشان	جملہ ہریند	نشان	جملہ ہریند
۸۰	آدمی کو جب اپنی بساط	۲۵	نادان کو اپنے دایمی
۸۱	جب بادشاہ کی توجہ	۲۵	برے کی صحبت
	دوستی کے فوائد	۲۶	جو ایسی چیز کا طالب ہو
۸۲	جب مہار کو ہر دست	۲۶	برے زمانہ میں چونکہ
	علم کی مدح	۲۸	یہ عقل کو تعلیم کرنی
۸۳	کئی جو ان کی حکیم سے چاہے	۲۹	کسی شخص سے ایسے آدمی
۸۴	علم مالداروں کی آرائش	۱۰۰	جب زمانہ میں خرابی
۸۵	سقراط علم موسیقی	۱۰۱	جو شخص اپنے بہائیوں کے
۸۶	ایک بوڑھا علوم سے قضا	۱۰۲	جس کو نفسانی خواہشوں نے
۸۷	علم نفس کا رنگ ہے	۱۰۳	جو دنیا کی محبت میں حد
۸۸	جس نے چھین بن علم کو	۱۰۴	لوگوں کے سامنے آبرو
۸۹	اگر تم مال کے طالب ہو تو	۱۰۵	جلد غصہ آجانا
	بہل کی خرابی	۱۰۶	ایک طالب علم
۹۰	جاہلون سے ثواب کا	۱۰۷	سخی کی فضیلت
۹۱	جاہل جب کوئی علم کی بات	۱۰۸	سخی وہی ہے جو شریف کو
۹۲	انسان بغیر عقل کے	۱۰۸	سخی کون ہے جو چاہی
۹۳	نصیحت جاہل کے	۱۰۹	سخی ہر تے وقت

نشان	جلد ہر پند	نمبر کتاب	نشان	جلد ہر پند	نمبر کتاب
۱۱۰	سخی مال جمع کرتے وقت	۳۳	۱۲۴	حکیم نیکو کا کسی کو دھوکہ	۳۷
	بخیل کے ضرر		۱۲۵	اپنی کسی کا دم میں غل بھر	۳۷
۱۱۱	کجنوس سے سوال کرنا	۳۳	۱۲۶	عاقل کو چاہیے اپنا مقصد	۳۸
۱۱۲	بخیل حقدار میں بخل	۳۳	۱۲۷	عاقل کو چاہیے اپنی دوست کا	۳۸
۱۱۳	بخالت بزرگی کو مٹاتی	۳۴	۱۲۸	کو سنا حیوان	۳۸
۱۱۴	مال کی محبت	۳۴	۱۲۹	فروتنی بزرگی بڑھاتی	۳۹
۱۱۵	بخیل اپنے بہانے میں	۳۴	۱۳۰	ان چیزوں پر ہرگز شک	۳۹
	ظلم کی قیاحین		۱۳۱	حکمت کا پتہ لگنا کی وقت	۳۹
۱۱۶	جب کسی ظالم سے	۳۴	۱۳۲	کسی حکیم سے پوچھا گیا کہ تجھ	۳۹
۱۱۷	جو لوگوں پر جبر کرے	۳۵	۱۳۳	سفر طری پوچھا کہ کون عقل	۴۰
	عاقل کے فوائد		۱۳۴	آدمی کو اواسکے فعل سے	۴۰
۱۱۸	عاقل کو چاہیے اپنی بہلائی	۳۵	۱۳۵	بہاری کام کرو	۴۰
۱۱۹	عاقل کو خوشگوار غذا	۳۶	۱۳۶	جو تم سے سختی کرے	۴۰
۱۲۰	کینو کے معلوم ہو کہ میں حکیم	۱۳۶	۱۳۷	آدمی کو صیبتوں میں اپنی بہلائی	۴۱
۱۲۱	عاقل کو چاہیے کہ اپنی احتیاط	۳۶	۱۳۸	عاقل کو چاہیے جب کوئی اس پر	۴۱
۱۲۲	جب کسی شخص میں وہاں	۳۶	۱۳۹	دانشمند کو چاہیے کہ زمانہ	۴۱
۱۲۳	عاقل کو چاہیے حال میں	۳۷	۱۴۰	عاقل کی نفس کو	۴۲

صفحہ نمبر	سیر حکیم مرید	نمبر ورق	صفحہ نمبر	سیر حکیم مرید	نمبر ورق
۱۳۱	عاقل کو چاہیو اپنا دانا بوسہ	۴۲	۱۵۸	سب سے کمزور وہ ہے	۴۷
۱۳۲	نیکو کاروں کا عہد نکام	۴۲	۱۵۹	کسی شخص کی شہرت کے دھوکہ	۴۷
۱۳۳	عاقل کی کیفیت نام لوگوں کے	۴۲	۱۶۰	سچائی کی پہلائی	۴۸
۱۳۴	عاقل کب گہرا ہے	۴۳	۱۶۱	راست گوئی سے خلق کے	۴۸
۱۳۵	ہوشیار آدمی کو چاہیو حسرت	۴۳	۱۶۲	علی گویا راجہ کے بیٹے	۴۸
۱۳۶	کسی جانتے کے بھین	۴۳	۱۶۳	جھوٹ کی برائی	۴۸
۱۳۷	جو تم سے چلی ہو گزر رہی	۴۳	۱۶۴	جھوٹ کر لینے والی باگ	۴۸
۱۳۸	آدمی اگر دشمن سے اترقام	۴۴	۱۶۵	جھوٹ بولنے والا	۴۹
۱۳۹	نوکر رکھنے میں امانت	۴۴	۱۶۶	جھوٹ کا نقصان یہ ہے	۴۹
۱۴۰	جو چیز تم سے جاتی ہے	۴۴	۱۶۷	جھوٹ سے بھی کمزور ہے	۴۹
۱۴۱	تم جس کی نوکری کرتے ہو	۴۴	۱۶۸	دنیا کی بے اعتباری	۵۰
۱۴۲	مہاراجہ قابل جنگ سنا	۴۵	۱۶۹	دنیا کی بے اعتباری	۵۰
۱۴۳	بڑے بڑے نہیں یہ جو شخص	۴۵	۱۷۰	دنیا کا طالب سبھی مسافر	۵۰
۱۴۴	آدمی کو بگدائی سے	۴۶	۱۷۱	دنیا کی محبت کا نون کو	۵۰
۱۴۵	خوف زدہ کو دلاسا دینا	۴۶	۱۷۲	فحش اقوال	۵۰
۱۴۶	غیر کیسے کسی پر غصہ	۴۶	۱۷۳	جب تیر خونیوں کی گولیاں	۵۰
۱۴۷	ایک شخص کی دوستی ہو کر	۴۶	۱۷۴	اس عالم میں تمہاری جو چیز	۵۱



صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۴۱	اپنے قریب دار دشمن کے	۱۸۸	آدمی پر کونسی چیز گراں ہے
۱۴۲	نفس حب عقل سے نزدیک	۱۸۹	سب جلد و چیزیں جان کو
۱۴۳	بڑا ہے یہ موت و تپنی ہی	۱۹۰	جہان قول کی زیامتی
۱۴۴	تھا ٹیٹھو گر ٹوہینہ نزدیک	۱۹۱	برصیہ زمانہ میں
۱۴۵	جس نے موت کو پیش نظر	۱۹۲	بدکار کی زندگی
۱۴۶	لوگوں کو ذلت کی بوقت	۱۹۳	کہہ لے اعتبار
۱۴۷	کسی حکیم سے پہچاننا تھا شاگرد	۱۹۴	خیر خواہ کی بار
۱۴۸	جو بوڑھا بیاہ کرے	۱۹۵	امید کی برداشت
۱۴۹	بد حالی میں افلاس کیے	۱۹۶	جب قبال آتا ہے
۱۵۰	جس نے اپنے نفس کو محکوم کیا	۱۹۷	نیک کی موت
۱۵۱	جو کام تم چاہا کر تے ہو	۱۹۸	میٹھا کرٹوہ کیا ہے
۱۵۲	تمہارے لیے سب سے زیادہ ضرر	۱۹۹	سب میں دشوار کیا ہے
۱۵۳	انسان کو اویسکے گمان	۲۰۰	کونسی چیز لوگوں کے اخلاق
۱۵۴	آدمی کا دل جیسے طوطا ہے	۲۰۱	تین شخصوں پر رسم
۱۵۵	جب مناظرہ میں	۲۰۲	بچے میں کونسی صفت
۱۵۶	چار چیزیں نہ ہوتیں	۲۰۳	کیا تدبیر کہاجائے جو خطا
۱۵۷	جو کم سنی میں شہرت	۲۰۴	محتاج جب مالدار کی لیں

صفحہ نمبر	جملہ سرسید	نفاذ	صفحہ نمبر	جملہ سرسید	نفاذ
۶۴	تمہیں اور بادشاہ میں	۲۲۱	۶۰	اگر تم جاننا چاہو کہ کس طرح	۲۰۵
۶۴	موت کیا ہے	۲۲۲	۶۰	جب تم کسی نوع سے	۲۰۶
۶۴	بوٹا ہوا جسم کی	۲۲۳	۶۰	کیا تدبیر کی جائے کہ آدمی بچ	۲۰۷
۶۴	جب تم پر دیس	۲۲۴	۶۱	جو شخص بغیر نیکی و احسان	۲۰۸
۶۵	جسمین فائدہ بخو	۲۲۵	۶۱	جو پتھریں میں لفظوں کا	۲۰۹
۶۵	صحت و سلامتی	۲۲۶	۶۱	جو غصہ میں ہے نہ ہو	۲۱۰
۶۵	عالم بے عمل کیے علم	۲۲۷	۶۱	اوروں کی نفرت پر جو	۲۱۱
۶۵	جس نے اپنے تئیں زانیہ	۲۲۸	۶۱	جب آدمی میں سوائی کی شرم	۲۱۲
۶۵	جو شخص کوئی بہانہ لے کر	۲۲۹	۶۲	متہاربہ ہنشینوں میں	۲۱۳
۶۶	جو فکر معاش میں لگا	۲۳۰	۶۲	آرام و اطمینان ہی کی گیت	۲۱۴
۶۶	بد بخت وہ ہے جو	۲۳۱	۶۲	سب بد بخت وہ ہے	۲۱۵
۶۶	جسمانی بیماری روحانی	۲۳۲	۶۲	کسی شخص میں جو اوصاف	۲۱۶
۶۶	عورت کیا ہے	۲۳۳	۶۳	اگر تو کسی کی طبیعت کا	۲۱۷
۶۷	جس کا بگاڑ زور پر کر گیا ہو	۲۳۴	۶۳	سکوت میں سلامتی	۲۱۸
۶۷	جسم کی درستگی کا	۲۳۵	۶۳	بہوک پیاس عشق	۲۱۹
۶۷	کسی شخص کو اس مرتبہ	۲۳۶	۶۳	اکثر ہلاکت	۲۲۰
۶۷	جو شخص متہاربہ پاس آئے	۲۳۷			

نفاذ کلمہ	حکیمہ سریند	نفاذ کلمہ	نفاذ کلمہ	نفاذ کلمہ
۲۳۸	اگر زمانہ کی فساد و برباد	۶۸		
۲۳۹	خوت کی تو نگری ہے	۶۸		
۲۴۰	جہل سے بڑھ کر کوئی محتاجی	۶۸		
۲۴۱	درگزر ادنیٰ کو	۶۹		
۲۴۲	آدمی کو اپنی صورت	۶۹		
۲۴۳	حکیم بقاعدہ کے علاج	۶۹		
۲۴۴	آدمی کب مرتا ہے	۶۹		
۲۴۵	مصیبت کیا ہے	۷۰		
۲۴۶	جب تم کسی شخص کی دوستی	۷۰		
۲۴۷	بہلائی کیا ہے	۷۰		
۲۴۸	برائی کیا ہے	۷۰		
۲۴۹	محبت کیا ہے	۷۱		
۲۵۰	جب تم کسی سے محبت کرو	۷۱		
۲۵۱	جو نفع ظلم سے	۷۲		
تمت				



محمد خدای پاك بندگان  
خدای پاك كاسه جبهه

اسی ہی نعت حضرت محمد کبریا  
کوئی نظیر سالت صاب ہونہ

سچیدان سید اصغر علی جعفری شہتی صابری عقی اعظم  
ابن مولوی میر محمد علی جعفری لہشتی مرحوم و مغفور علی  
مصنف کتب میران محبوب الصبایع وغیرہ حیدر آبادی  
قلندار مستانات سات ولی دانش درگ وغیرہ و حیدر

جاگیر موضع سادات گائون تعلقہ مومن آباد ضلع بٹیر صوبہ  
 اوزنگ آباد عرض کرتا ہے کہ مجھ کو بیشتر کتب سیر و  
 و نصاب حکمائے متقدمین کے دیکھنے کا یہی شوق مشغلہ  
 اور خصوص اس مادہ میں آبائی سرمایہ کتب متقدمین بھی  
 حصہ میں ملا تھا لیکن یہ سب کاسب سرمایہ طغیانی و دوسری  
 کے نذر ہوا۔ میں نے اکثر کتابیں خاص خاص اس مادہ کی  
 دیکھی تھیں اور یہ اہتمام اپنا شعار امتیازی گردانکر اکثر  
 نصیحتوں کو ان میں سے حفظ کر لیا تھا۔ بدینوجہ مجھے  
 اسکا خیال ہوا کہ حکمائے متقدمین افلاطون ارسطو طالس  
 سقراط۔ باسیلیوس۔ ویتائس۔ و تھیوفیل۔ و یوجانس کلیبی  
 سولون۔ و دودیس۔ سیافیدس۔ گیت (خاموش) وغیرہ

جن کے اقوال ابتدا میں زبان عبرانی و سریانی  
عربی فارسی و اردو و غنیدہ ہزار زمانہ میں لباس  
مختلف السنہ پھینے ہوئے تھے ترجموں کے ذریعہ  
اپنے لاجواب پند و نصائح کی دلپذیر ترتیب سے  
ہر ایک بنی نوع انسان کے واسطے بلا قید مذہب  
و ملت ایک سرمایہ تمدن و طرز معاشرت کا نام  
مدون کر گئے جنکا احسان ہزار زمانہ کے لوگوں پر ظاہر  
اور یہ ایک عطیہ باری تعالیٰ کا ہے جیسا کہ قرآن مجید  
میں ارشاد ہوا ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا الْقُمَانَ  
الْحِكْمَةَ اَنْ اَشْكُرُ لِلّٰهِ۔ ان نصائح کو چونکہ  
میں نے حفظ کر لیا تھا ایک روز حضرت پیر و شنفیہ

قدوة السالکین معرفت و حقیقت و ستگاہ قطب برمان

مولانا مولوی جناب حضرت محمد برمان الدین شاہ صاحب

قبلہ و کعبہ چشتی و صابری <sup>ادام اللہ فیوضہم خلیفہ قطب الاقطاب</sup>

حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی صابری شاہ خاموش <sup>مستجاب</sup> ضامن

حدس سرگزی خدمت بابرکت میں اس غرض سے حاضر ہوا

کہ ان بضایح کو کم از کم چارپانچ ساعت کے عرصہ میں

سمع مبارک میں بھینچا کر مترصد ارشاد رہوں حضرت نے

مبراہ خادم نوازی جو غلام کے حال پر مبذول ہے

زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ عرض

کرنے آیا ہے بیان کر بہ تعمیل ارشاد حضرت رونق

خادم نے فوراً اور ان بضایح کو عرض کر دیا بعد سمع زبان

فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ ان سراپا منفعت نصایح  
کو عام فیض رسانی کے لحاظ سے شایع کرو یہ کہ فلاح  
دارین کے لئے یہ گنجینہ بے بہا ہے اللہ تعالیٰ تجھے  
جزائے خیر عطا فرمائے۔ اسکے علاوہ چونکہ عندالمواقع یہ نصایح  
واقوال بلا تکلف میری زبان سے دوست و احباب وغیرہ  
کے سامنے ظاہر ہوتے تھے میرے عزیز قریب جنابان  
مفید و جربستہ کار آمد اقوال کو سنکر خصوصاً میرے چچا  
بھائی غازی میر شہبیر حسین صاحب صیغہ دار محکمہ انکاری  
لمددہ و بر خوردار سید محفوظ علی جعفری سلمہ اور میرے داماد  
حکیم شیدہ ولی الدین صاحب سلمہ نیرہ محضرت سید شاہ عبدالغنی  
چشتی الفخری قس سر اسپر صر ہو کہ یہ ایک بیش بجا گنجینہ ہے



کب تک قوت حافظہ کے حفظ میں رہیے گا اس سلسلے  
انکو ایک کتابی صورت میں مدون کر دیا جائیے تو  
مناسب ہے اسلئے ان کو انتخاب کیا کہ مختصر و مفید  
ہیں یہ امر ظاہر ہے کہ اس مادہ میں صدما بلکہ ہزارا  
کتب مختلف طریقہ پر ہر ایک زبان میں تصنیف و تالیف  
پاسچے ہیں لیکن انکے معائنہ سے جو خاص منشاء و مطلب  
اور فوائد حاصل ہوئے چاہئیں نہیں حاصل ہو سکتے  
بقول کسی حکیم کے کہ (ایک شخص نے کسی حکیم کے  
سایہ بہت ہی طولانی گفتگو کی۔ اُس حکیم نے اُس  
شخص سے کہا کہ تمہاری تقریر کے اول کو تو میں دیر ہو جانے  
کے سبب بھول گیا اور اُس کے آخر کو اول سے

میل نہ کھانے کے باعث بخین سمجھا) میں نے یہ ہر ہر تمام  
 کیا کہ ان منتخب نصاب کو چند فضلوں پر تقسیم کروں اور  
 ہر ایک فصل میں منتخب منتخب نصاب کے اجتماع کا التزام  
 رکھوں گو ہر ایک فصل کی نصیحتوں کے مثل صدا اور  
 بھی پسند موجود ہیں لیکن انہیں سے بھی بعض ایسے انتخاب  
 کر کے تالیف میں شامل کیے گئے کہ اگر ان کے مضامین کا مقابلہ  
 اور نصاب کے ساتھ بھی کیا جائے تو ان کا بھی وہی حاصل ہو  
 اور زیادہ تر اس میں اس کا التزام رکھا گیا ہے کہ یہ نصاب  
 ہر ایک زمانہ کے بنی نوع انسان کے لئے بلا قید و عمر یکساں  
 مفید ہوں اور ہر ایک شخص ان کو حفظ کرنے کا بھی ارادہ  
 کرے تو تھوڑے عرصہ میں وہ بالکل یاد اپنے اس مقصد میں

کامیابی حاصل کر لے سکتا ہے جس سے یہ صریح فائدہ ہوگا  
 کہ جب کبھی کسی موقع پر اُسکے عمل کی ضرورت پیش آئے  
 تو بلحاظ ان اقوال کیے جن کی تقسیم کئی فصلوں پر کی گئی ہے  
 اپنے خیالات کی اصلاح پر قادر ہو جائے گا جس میں فلاح  
 و ارباب مقصود ہے اس لئے اقوال مذکور کے حفظ کرنا  
 غرض سے ایک فہرست ایسی کہ اُس میں ہر نصیحت کا ترجمہ  
 بقید نمبر و صفحہ مرقوم ہے درج فہرست کیا گیا ہے کہ  
 فہرست نشین ہونے میں آسانی ہو۔ مان یہ امر بھی میرے  
 مد نظر رہا ہے کہ یہ ان تمام اقوال و نصایح کا دوسری زبان  
 میں بھی ترجمہ کر دوں تاکہ ہر ایک قوم و ملت کے انسان اُن سے  
 آسانی فائدہ حاصل کر سکیں۔ میں نے اپنی اس حقیر تالیف کو

اپنے پر جوش عقیدت و دلی مسرت سے بہ یادگار  
 تحت نشینی اعلیٰ حضرت قدر قدرت قوی شوکت نظام الملک  
 آصفیہ سابع نواب میر عثمان علی خان بہادر سلطان کن  
 خداداد ملکہ و سلطنت کی منسوب کر کے اسکا نام (دبیر الحکمت)  
 رکھا ہے اور بہ سرپرستی عالیجناب ناگاریڈی صاحب  
 ولد راجہ پھماریڈی دیسائی تعلقہ یلاریڈی پیٹھ ضلع  
 نظام آباد صوبہ گلشن آباد میدک جو میریے محسن اور  
 علم دوست ہونے کے علاوہ تدریس سخن بھی میں  
 شایع کیا ہے پس اب میں اپنے اس ناچیز التماس کو  
 اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ حضرت حکیم علی الاطلاق  
 جلت کلمتہ میریے اس مختصر رسالہ کو مقبول عام فرما کر

بجھئے جزائے خیر عطا فرمائیے۔ آمین یا رب العالمین۔  
 ارباب دانش و فضل و کمال سے استدعا ہے کہ  
 اگر تقاضائے بشری کوئی غلطی یا سہو ملاحظہ فرمائیں تو  
 کرم عظیم سے معاف فرماوین کہ ہر بیچ نفس بشر خالی از خطا بنود

المؤلف الضعف العباد

سراج

میر اصغر علی عفی عنہ حیدر آبادی

تعلقہ دار مسکنات



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
توحید

(۱) کسی حکیم سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدت پر کیا

دلیل ہے۔ اُس نے کہا کہ جو دلیل میں ایجاد کرونگا وہ اُسکی

مخلوقات سے زیادہ اُسپر ولالت کرنیوالی نہوگی۔

(۲) شکر بندہ کے لئے خدا تعالیٰ کا عطیہ ہے۔

(۳) خدا کا خوف، کامیابی کی چوٹی، اور پرہیزگاری۔

فضائل کی کو بخی۔

(۴) جسمانی لذتوں میں جو کمی واقع ہوتی ہے وہی معرفت

کی لذتوں کو بڑھاتی ہے۔

(۵) جو لغت کی ناشکری کرے وہ آئندہ نعمتوں کے چہرین  
 لہو جانے اور اُس سے زیادہ محروم کیے جانے کا سزاوار ہے

## بادشاہوں کو کن اوصاف متصف ہونا چاہئے

(۶) بادشاہ کو عمر کے لحاظ سے نہیں بلکہ خصلتوں کے لحاظ سے  
 منتخب کرنا چاہئے کیونکہ کبھی بوڑھے میں وہ خصلتیں نہیں ہوتیں  
 جن کا ہونا لازمی ہے اور جوان میں ہوتی ہیں۔ جو صفت  
 بادشاہ میں سب سے پہلے تلاش کی جاتی ہے وہ سچائی ہے کیونکہ  
 امید رکھنے والوں کی رغبت اور ڈرنے والوں کی دہشت  
 اسی پر موقوف ہے۔

(۷) جب کسی سلطنت میں حکیموں اور قاضیوں سے

بے پروائی جائز رکھی گئی تو سمجھ لے لیا چاہیے کہ اُس پرادبا  
 آچکا اور زوال قریب ہے۔

(۸) ظالم بادشاہ کا زمانہ عادل بادشاہ سے کوتاہ  
 ہوتا ہے ایسے کہ ظالم خراب اور عادل درست  
 کرتا ہے اور بمقابلہ درستی کے خرابی بہت جلد  
 ہو جاتی ہے۔

(۹) تم کسی بادشاہ کی خدمت میں رہو تو تمہاری سزا  
 اُسی میں ہے کہ نہ اُسکے جانور پر سوار ہوا ورنہ ایسے  
 شخص کو نوکر کہو جو اُسکی خدمت کے سزاوار ہو۔

(۱۰) اپنے بادشاہ کے پاس ڈھبی دیئے ہوئے  
 رہو کیونکہ نہ تم ہی اُسکے بڑے کام کے ہوا ورنہ



تمہاری اُسکا دار و مدار یہ ہے۔

(۱۱) بادشاہ کا اپنے مخلصوں کی بُرائی چاہنا اور جو اُسکو

معاملہ کے واقف کار ہوں اُنکے مشورے کو ہیچ سمجھنا

اُسکے ادبار کی دلیل ہے۔

(۱۲) عدل کو آرائش اور پارسائی کو پوشاک بناؤ

مراد کو پہنچو گے۔

(۱۳) بادشاہ وہ نہیں جو غلاموں اور عامیوں کا بلکہ

شریفوں کا مالک ہو۔ اور مال دار وہ نہیں جو

مال جمع کرے بلکہ جو مال کا انتظام کرے۔

(۱۴) بہترین بادشاہ وہ ہے جس کا ذکر انصاف

کے ساتھ باقی رہے اور اُسکے بعد واپس اُسکے

فضائل کو دل پسند سمجھیں۔

(۱۵) بہترین رعیت وہ ہے جو بادشاہوں کی سختیاں

جھیلنے میں سب سے بڑھ کر ہو اور رعیت کی فرمان برداری

وزیروں کی راستی کی دلیل ہے۔

(۱۶) جب رئیس پر نصیحت گراں گزریے اور

ناصح کی بات نہ مانے اور اصرار کرے۔ ممکن کو جھٹلائے

توکل اور تفویض اختیار کرے اور دشمنوں

کی کوشش کو حقیر سمجھے تو اُس سے بہت جلد ایمنی

چٹکارے کی فکر کرو۔

## شرح فضائل شرفا

(۱۷) شریف کے حملہ سے بچو جب کہ

وہ بہو کا ہو۔ اور کہنے سے جب کہ وہ

آسودہ ہو۔

(۱۸) شریف اپنے ساریے شناساؤں کو لیکر

اوپر چڑھتا ہے اور کہینہ صرف اپنی جان کو لیکر۔

(۱۹) جو تمہاریے وعدے کو خوبی کے ساتھ بروا

کریے گا وہ تمہاری سختیوں کو بھی خوبی کے ساتھ

چھلے گا۔

(۲۰) شریف کے ساتھ احسان کرنا اس کو معاؤ

دینے پر آمادہ کرتا ہے اور کہینے کے ساتھ اُسکے

دو بارہ سوال کا باعث ہوتا ہے۔

(۲۱) شریف آدمی ٹریس کے تھلیے میں اپنی ذاتی

فائدے پر تمہاری فائدہ کو مقدم رکھیں گے اور اُس نے  
 جو تیس وعدہ کیا ہے اُس کا ذکر اُس سے ضرور  
 کریں گے اور کہیں اُس کا فائدہ اپنے ہی ذات کو پہنچا  
 (۲۲) جس نے اپنی نسب شرافت میں اپنی ذاتی  
 شرافت بھی ملائی تو اُس نے اپنے ذمے کا حق  
 ادا کیا اور جس نے اپنے ذات سے غفلت اور  
 اپنے باپ داداؤں کی شرافت پر اکتفا کیا تو  
 اپنے اپنے بزرگوں سے بدسلوکی کی۔

(۲۳) عزت دار دل وہی ہے جو مغلسی کے  
 سبب ذلت نہ اٹھائے۔

(۲۴) آدمی جب تک اپنے بدخواہوں کا

خیر خواہ نہو اُس کی نیکی کمال کو پہنچتی۔

(۲۵) جس نے اپنے نفس کو قابو میں نہ رکھا وہ اور بہت سے لوگوں کو کیا قابو میں رکھیکا۔

(۲۶) شریف پر حسبِ قدر بوجہِ لادو گے وہ سب اٹھا لیکا اور اُس کو اپنی عزت کی زیادتی سمجھیکا لیکن اگر اُس کی آزادی میں ذرا سی بھی کمی چاہو گے تو وہ اُس کو جائز نہ کہیکا اور نہ مانیکا۔

(۲۷) جس شخص میں ذاتی و آبائی شرافت نہو اُس کو اپنے برابر سمجھنا اور جس چیز کا اتفاق سے مالک ہوا ہو اور اُس کو کوشش سے حاصل نہ کیا ہوا و سپر شیخی نہ کرنا شریف کی شرافت ہے۔

(۲۸) شریف کے خصائل میں داخل ہے کہ اپنی مافوق

کی رضا جوئی میں جس قدر تکلیفیں برداشت کرے

اُس سے زیادہ اپنے ماتحت کی نیک خواہی میں۔

اور اپنے قوی کی جس قدر باتیں برداشت کرے اُس سے

زیادہ اپنی سیے ضعیف کی۔

(۲۹) راز پوشیدہ رکھنا۔ رشک اٹھا دینا۔ اور احسا کو

ظاہری حالت پر قبول کر لینا۔ انسان کی امانت

کمال ہے۔

(۳۰) تمہاریساتھ جو احسان ہو۔ اوس کو یاد رکھو

اور تم جو احسان کرو اوس کو بھول جاؤ۔

## اخلاقی صفات

(۳۱) اگر یہ چاہتے ہو کہ لوگ تم کو ہمیشہ دوست رکھیں تو اپنے اخلاق درست کرو۔

(۳۲) عمدہ صفتیں جن میں پائی جاتی ہیں اُن کو وہ ایک

دوسرے سے محبت کے ساتھ ملاتی ہیں۔ اور بُری

صفتیں جن میں پائی جاتی ہیں اُن کو باہمی نفرت و

عداوت کے ساتھ متفرق کر دیتی ہیں۔ جیسا کہ سچا

سچے سے دوستی کرتا ہے اور راحت پاتا ہے۔

اور ویسا ہی خوش اخلاق خوش اخلاق سے۔ اور

برعکس اُس کے جوڑا جوڑے سے بغض رکھتا ہے اور چور

چوریے ڈرتا ہے اور ہر ایک ان میں سے اپنے

ساتھی کے سایہ سے بہا گتا ہے۔

(۳۳) معاف کر دینے کے بعد گناہ پر عتاب کرنا احسان کو ذیل کرتا ہے

(۳۴) اپنی محسن اور واپس سے خندہ روی ہو کر کیونکہ یہ تمہارا حق <sup>میں</sup>

(۳۵) کام میں تیزی نہیں بلکہ خوبی کو مد نظر رکھو کیونکہ

لوگ کام کی مدت نہیں پوچھتے وہ تو عہدگی ہی کو دیکھتے

ہیں۔

(۳۶) ہر اچھی صفت کا بازار کسی نہ کسی وقت

سند اپڑہ جاتا ہے۔ البتہ امانت کا کہ ہر قسم کے لوگوں

میں اس کا چلن ہے۔ اور جس میں یہ صفت پائی جاتی

ہے اُس کی بزرگی مانی جاتی ہے۔ غایت یہ ہے



کہ جو برتن خشک کرینے والا نہیں ہوتا وہ اور برتنوں سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔

(۳۷) جب کسی آدمی نے کسی بھلائی کے وعدے کو وفا کیا تو اُس نے بخشش اور راستی دونوں کے فضیلتیں ایک ساتھ حاصل کیں۔

(۳۸) جب تم کو کوئی ایسی نعمت مل جائے جس میں تمہاری ضرورت سے زیادہ مقدار شریک ہو تو سمجھ لو کہ اُس میں اور وں کا بھی حصہ ہے اس لئے اُس کے خرچ کرنے میں جلدی کرو تا کہ اچانک چھن جائے یہ محفوظ رہو

(۳۹) جب کہ تم سے اور کسی ایسے شخص سے جھگڑا ہو

جس سے تمہاری شناسائی تھی تو تم نے جو کچھ اُس کی مدد  
 کی ہو ہرگز اُس کی طرف اشارہ نہ کرو اور نہ ایسی برائی کا  
 ذکر کرو جس سے اُس نے تم کو آگاہ کیا ہو اور تم اُس سے  
 صلح کر لینے میں نہ شرمناؤ کہ احوال بد لیتے رہتی ہیں۔  
 (۴۰) لوگوں کے پاس جو کچھ ہو سب نہ لے لو بلکہ  
 جس کی سب حقیقتیں پسندیدہ ہوں اُس سے تو  
 سب لے لو اور جس کی ایک آدھ بات اچھی ہو  
 اُسکی وہی بات لو۔

(۴۱) جب تم کو تمہاری درستی کے لئے نصیحت  
 کی جائے تو وہ ہیئت اختیار کرو جو طبیب کے  
 سامنے مریض کی ہوتی ہے۔

(۴۲) جو شخص تم سے محبت بھی کرے اور تم کو صلاح بھی دیے۔ اُس کی تم محبت کے ساتھ اطاعت بھی کرو۔

(۴۳) کون سی خصلتوں کا انجام بخیر ہے۔ اللہ تعالیٰ پر

ایمان لانا۔ والدین کے ساتھ احسان کرنا۔ اور قبول ادب۔

(۴۴) جس کی حالت اچھی ہے دوستوں کی اسکو کیا کمی ہے۔

(۴۵) جس کا فعل اچھا ہے ساری دنیا اُس کا وطن ہے۔

(۴۶) اپنی ستائش سے زیادہ دوستوں کی

مح سرائی کرو۔

## ملقین ادب

(۴۷) صاحب ادب کو چاہیے کہ بے ادب کو منہ نہ لگائیے جیسا کہ ہوش و ایسے کو بد ہوش سے تکرار کرنا زیبا نہیں ہے۔

(۴۸) جب تم کو کسی کامؤدب بنانا منظور ہو تو اُسکو خوشحالی زندگی سے روکو اور فقیرانہ وضع کی عاتق نہ سکہاؤ کیونکہ جب وہ جسم کی زیب و زینت سے الگ ہو جائیگا تو جان و زبان کی آراستگی کا طالب ہوگا۔

(۴۹) جاہل میں ادب کا آجانا ویسا ہی بعید ہے

جیسا کہ آگ کا پانی میں روشن ہونا۔

(۵۰) بدکار کی تعظیم کرنی اُس کی بدکاری میں مدد کرنی ہے۔

(۵۱) جو شخص تم سے باتیں کرے اُس کا قطع کلام نہ کرو۔ کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے۔

## انصاف کی خوبی

(۵۲) حق رسان اور انصافور میں کیا فرق ہے

حق رسان تو ہر حقدار کا حق جو اُس کے ذمہ ہوتا ہے

عطا کرتا ہے۔ اور انصافور وہ ہے جو ہر حقدار کا حق

اور وہی دلواتا ہے۔

## مشورہ کا فائدہ

(۵۳) تم یہ کم علم کی رائے تمہارے لئے ذاتی رکے  
یہ بہتر ہے۔

(۵۴) اپنے معاملات میں ایسے شخص سے مشورہ کرو جسکو  
انہیں وہی جو کہوں اہٹانی پڑے جو تمکو اہٹانی پڑی ہے  
اور مشورے میں وہ تمام باتیں اُسکے سامنے  
پیش کرو جس کی فکر میں تم ہو ورنہ جتنی باتیں تم اُس سے  
پوشیدہ رکھو گے اُن میں کے انداز سے اُس کی  
رائے میں کمی رہیگی۔

(۵۵) مشورہ رائے کو لغزش سے اویسی طرح پاک

کرو تیا یہ جس طرح آگ کہوٹ کو سونے سے۔

(۵۶) ہرگز بغیر وصیت کیے رات کو نہ سو و رات کو

مشورہ کیا کرو کیونکہ رائے باعتبار دن کے رات

خوب قائم ہوتی ہے

(۵۷) بزدل کی رائے بزدل۔

## سب کے فوائد

(۵۸) جب کسی پر مصیبت آجائے تو اُس کو اُن

بڑی بڑی مصیبتوں پر غور کرنا چاہیے جو بہتر سے لوگوں

آئی ہیں تاکہ اوس کا غم کم ہو۔

## فضیلت قناعت

(۵۹) قناعت کرو غنی ہو جاؤ گے۔ دنیا پر نہ جھگڑو کہ تم کو اس میں بہت تھوڑا رہنا ہے۔

(۶۰) جس میں قناعت نہیں مال سے اُسکی امارت نہیں بڑھتی اور جس میں ایمان نہیں وراثت سے اُس کی بزرگی نہیں بڑھتی۔

(۶۱) تو گری کیا چیتے۔ شہوات کی پیش خدمت ہر روز کی فکر۔ وغم۔ دلپسند برائی۔

## وقت کی قدر کرو

(۶۲) کسی کام کو اُس کے وقت سے نہ ٹالو کیونکہ



جس وقت پر تم اُسے ٹلے ہو اُس کے لئے بھی کوئی  
 کام ہوگا اور جو کم کاری اُس میں گنجائش نہیں ہے کیونکہ  
 جب بہت کام ایک ہی وقت میں آن پڑتے ہیں تو  
 اُن میں خلل راہ پاتا ہے۔

### حفظ محبت

(۶۳) جب معشوق تمہاری مفرد مرکب چاہ جائے تو  
 تمہارا چٹکارا اُس سے بہت مشکل ہے۔

### نذمت حرص

(۶۴) لالچ ایسی ذلت کا سبب ہوتا ہے جو کبھی نہ جاتا

(۶۵) ہر وقت اور ہر حال میں اسید و آرزو کے  
گھوڑوں پر سوار نہ ہو کیونکہ اکثر یہ آدمی کو آسانی سے  
برائی کے طرف لیجاتی ہیں۔

## نتائج خصال بن

(۶۶) بُرائی کو کان دہر کر سینے والا بھی برائی کرناوالیکا  
شریک ہے۔

(۶۷) جب تم کوئی حاجت پیش کرو تو اسید جتنی  
باتوں کو تمہارے سامنے پیش کرے سب کے سب کو  
پیش نظر نہ رکھو ورنہ حرص میں خراب ہو گے اور  
عاجزی و فروتنی میں حد سے گزر جاؤ گے

(۶۸) جس نے چغلی خوری میں بسر کی اُس کا رنج بڑھا۔

(۶۹) سب سے بُری باتیں یہ ہیں۔ چغلی خوری میں سچائی

معذرت میں تنگ طلبی۔ شرافت کی باعث سوال

نہ کرنیوالے کے ساتھ سخیل۔ اور جس کے شر کا کھانا

اُس کے سر ہو جانا۔

## دشمن سے حذر

(۷۰) اپنے دشمن کو حقیر نہ سمجھو ورنہ تمہاری اندازہ

زیادہ بلائیں تم پر آ پڑیں گی۔

(۷۱) جب تمہارا دشمن مشورہ لے لے تو اُس کو صحیح

مشورہ دو کیونکہ جب تم سے اُس نے مشورہ لیا تو

تمہارا دشمن نہیں رہا دوست ہو گیا۔

(۷۲) جب تم دشمن کے مقابلہ میں آؤ تو اُس کے بائیں  
 غصہ کی پیروی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ اُس سے بڑھ کر  
 تمہارا دشمن ہے۔

(۷۳) جس کو تم نے دشمن بنایا ہے اُس کے ظلم و  
 زیادتی کو غور سے دیکھتے رہو گو وہ چوٹی ہی کیون نہوں  
 اور جب تک اُس کو صفائی یا اصلاح کے ذریعے اپنی  
 نہ مٹاؤ آرام نہ لو۔

(۷۴) جب تم اپنے دشمن سے برائی کرنا چاہو تو  
 اُس کے اخلاق کو دریافت کرو تو تم کو معلوم ہو جائیگا  
 کہ سب کے سب کامل نہیں ہیں ضروری ہے کہ اُن میں کچھ

نقص بھی ہو پس اُس کی کمزور سمت سے اپنی تدبیر کو  
پہنچاؤ کبھی خالی نہ جائیگی۔

(۷۵) ضرر پہنچانے والے دوست اور دشمن میں  
کچھ فرق نہیں۔

## کیدنہ پن سے بچو

(۷۶) جو شخص تم سے خوش ہو کر تمہاری تعریف میں وہ  
خوبیان بیان کرے جو تم میں نہیں ہیں وہ تم سے ناخوش  
ہو کر تمہارے متعلق وہ بُرائیاں بھی ظاہر کرے گا جو  
تم میں نہیں ہیں۔

(۷۷) شریر آدمی لوگوں کی برائیوں کو ہی تاکتے ہیں

اُن کی خوبیوں کو چوڑ دیتے ہیں۔ جس طرح کبھی جسم کے  
 خراب ہی جگہ میں مٹی ہے اور اچھ کو چوڑ دیتی ہے۔

(۷۸) جس کی ہمت تمہاری ہمت سے پست اور جس کی

حرص تمہاری حرص سے زیادہ اور جس کی چالیں تمہاری

چالوں سے بڑی ہوئی ہوں اُسکی طرف راغب نہو۔

(۷۹) اگر گالیان دینو والا کمینہ ہو تو گالیوں کا معاوضہ

گالیوں ہی سے کرنے والا بھی کمینہ ہے۔

(۸۰) آدمی کو جب اپنی بساط سے بڑھ کر دنیا مل جاتی ہے تو

لوگوں کے ساتھ اُس کا برتاؤ بُرا ہو جاتا ہے۔

(۸۱) جب بادشاہ کی توجہ یا تم کسی حکومت پر

پہنچ جانے کے باعث پہولے نہ سہاؤ تو سمجھ لو کہ تم کو

نشہ کا پڑنا شروع ہو گیا اور اُس کی انتحاریہ ہو گئی کہ لوگوں کو  
تم بے وقت سمجھنے لگو گے۔

## دوستی کی فوائد۔

(۸۲) جب تمہاری کچھ دوست ہیں تو سمجھ لو کہ  
تمہاری پاس خزانے ہیں۔

## علم کی مدح

(۸۳) کسی نوجوان نے ایک حکیم سے پوچھا کہ استفادہ  
علم تمہاری کہاں سے سیکھے۔ اُس نے کھا جتنی شراب کا  
تو نے ناس کیا ہے اُس سے زیادہ میں نے

تیل خرچ کیا ہے۔

(۸۴) علم مالداروں کیلئے آرائش ہے اور محتاجوں کیلئے  
وجہ معاش جس سے وہ اپنی شریفانہ زندگی بسر  
کر سکتے ہیں۔

(۸۵) سقراط علم موسیقی سیکھتا تھا۔ ایک شخص نے  
اُس سے کھا کہ تم کو سفید واڑہی لیکر سیکھتے شرم نہیں  
آتی۔ اُس نے کھا کہ سفید واڑہی لیکر جاہل رہنا اُس سے  
بدتر ہے۔

(۸۶) ایک بوڑھا علوم سے واقف ہونا چاہتا ہے  
لیکن شرماتا ہے اُس سے کھا کہ ایسے شخص تجھے شرم  
آتی ہے کہ جس حالت میں تو آخر عمر میں ہے اُس سے



افضل ہو جائے۔

(۸۷) نفس علم کا رنگ یہ ہے۔ اوجھلک کوئی چیز رنگ

یسے صاف نہو اُس پر رنگ نہیں چڑھتا۔

(۸۸) جس نے پھپھن میں علم کو دوست رکھا وہ بڑا

ہو کر عالم ہوا۔

(۸۹) اگر تم مال کے طالب ہو تو اُس کا حال سنتے رہو

یسے اُس کے حاصل کرنے میں زیادہ زمانہ صرف کرو۔

اور اگر علم کے جو یا ہو تو اُس کے جمع کرنے سے اُسکی

مشق اور اُس میں غور و فکر کرنے میں زیادہ وقت لگاؤ

## جہل کی خرابی

(۹۰) جاہلون سے ثواب کا وقوع میں آنا ایسا ہے

جیسا عالمون سے خطا کا۔

(۹۱) جاہل جب کوئی علم کی بات سیکتا ہے تو وہ علم بھی بدل کر جاہل ہو جاتا ہے جس طرح کہ اچھی غذا بیکار پیٹ میں جا کر فاسد بن جاتی ہے۔

(۹۲) انسان بغیر عقل کے گویا سجان مورت ہے۔

(۹۳) نصیحت جاہل کے ایک کان سے آتی ہے

اور دوسرے کان سے چلی جاتی ہے۔

(۹۴) نادان کو اپنے دائمی دل کی نادانی کی تکلیف اوسط

محسوس نہیں ہوتی جس طرح متوالیے کو اپنے ماتھے پاؤں

میں چلبے ہوئے کاٹون کی۔

(۹۵) بُرے کی صحبت میں نہ بیٹھو کیونکہ تمہاری طبیعت

اُسکی خوب چرائیگی اور تم کو اُس کی خبر نہ ہوگی۔

(۹۶) جو ایسی چیز کا طالب ہو جس کی انتہا نہیں

وہ جاہل ہے۔

(۹۷) بُرے زمانہ میں چونکہ احسان کی ناشکری

اور بھلائی کے بدلے بُرائی ہوتی ہے اس لیے وہ بُرا

بدکردار منعمون کی طبیعتوں کو بخل و برائی کی طرف لے آتا ہے

(۹۸) بے عقل کو تسلیم کرنی اُس کی عمر کو ضایع کرنا

اور ناشکرے کیساتھ احسان کرنا نعمت کا خون کرنا

(۹۹) کسی شخص سے ایسے آدمی کے سامنے ہرگز

مناظرہ نہ کرو جو اپنی وجاہت اُس کے سامنے

قائم رکھنا چاہتا ہو کیونکہ اگر تم موجودگی میں اُس کی

خطا سے بچے رہے تو غیبت میں ہرگز نہیں بچ سکتے

(۱۰۰) جب زمانہ میں خرابی آجاتی ہے تو شریف

خصلتیں بے قدر اور مضراور کمینہ خصلتیں قابل قدر

و مفید ہو جاتی ہیں۔

(۱۰۱) جو شخص اپنے بہائیوں کے چہرے ہوئے

عیبوں کی تجسس میں رہ گیا وہ ہرگز سردار نہیں کہلا سکتا

(۱۰۲) جس کو نفسانی خواہشوں نے اپنا غلام بنا رکھا ہے

اُس کا صاحب فضل ہونا بہت دور ہے۔

(۱۰۳) جو دنیا کی محبت میں حد سے گزر گیا وہ محتاج مر

(۱۰۴) لوگوں کے سامنے آبرو کھوئی بھی بُری

موت ہے۔

(۱۰۵) جلد غصہ آجانا درندون اور بچوں کی خصلت

(۱۰۶) ایک طالب علم پڑھنے میں کاہلی کرتا تھا

اُس سے کھا کہ میان لڑکے اگر پڑھنے کی مشقت

نہیں اٹھائی جاتی تو جہالت کی بدبختی اٹھانی پریگی۔

## سخنی کی فضیلت

(۱۰۷) سخنی وہی ہے جو شریف کو سوال سے بچانے

کیلئے یہ مانگے دیے۔

(۱۰۸) سخنی کون ہے۔ جو اپنے مال میں سے

سخاوت کرے اور دوسرے کے مال سے

اپنی آپ کو بچائیے۔

(۱۰۹) سخی مرتے وقت بخیلون پر سنیتے ہیں اور بخیل

افلاس کے وقت سخیوں پر آواز بے کیتے ہیں۔

(۱۱۰) سخی مال جمع کرتے وقت بخل کرتا ہے اور اُس وقت

اُس پر سوال گراں گزرتا ہے کیونکہ جمع کرنیکا راستہ

اور یہ اور خرچ کرنے کا اور۔

## بخل کے ضرر

(۱۱۱) کنجوس سے سوال کرنا آبرو کو ہونی ہے اور جاہل کو

سمجھانا اُس کے جہل کو بڑھانا ہے۔

(۱۱۲) بخیل جس قدر مال میں بخل کرتا ہے اُس قدر

آبرو میں سخاوت۔

(۱۳) نجات بزرگی کو مٹاتی اور جان کو ہلاکت کا نشانہ بناتی ہے۔

(۱۴) مال کی محبت کا نتیجہ لعنت و ملامت ہے۔

(۱۵) بحسب اپنی پہان آنے والوں میں سب کو اپنا بہائی سمجھتا ہے کیونکہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ اُن لوگوں کے اُس کو بزرگ سمجھنے کے باعث اُس کو اُن کے ساتھ احسان کرنا پڑے۔ اور سخی اپنے پہان آنے والوں کا سردار بن جاتا ہے تاکہ ان کو اپنے بزرگ سمجھنے کا صلہ دیے۔

## ظلم کی قباحتیں

(۱۶) جب تم کسی ظالم سے معاملہ کرو تو اُس کے

مقابلہ میں حجت قائم کرنے کے ساتھ اُس کی خوشنودی  
 بھی لحاظ رکھو اور اپنے کام کی دہن میں اُس کو کوئی  
 ایسی چیز نہ بتاؤ جس پر قانون و غیرہ کی رو سے وہ  
 اُس شے کو گناہ پر اگر اپنے ہی مطلب پر لے آئے  
 جس کے باعث تم کو اُس سے بدالینا دشوار ہو جائے  
 (۱۱۷) جو لوگوں پر حبر کرے گا لوگ اُس کی  
 خطا کے خواہاں رہیں گے۔ جو ملامت میں افراط کریگا  
 لوگ اُس کے جینے کو ناپسند کریں گے۔

## عقل کے فوائد

(۱۱۸) عقل کو چاہیے کہ اپنی بہلائی کے لئے آدمی



منتخب کر لے جس طرح کہ صاف و ستھری زمین  
کاشت کے لئے منتخب کر لیتا ہے۔

(۱۱۹) عاقل کو خوشگوار غذا کے وقت ناگوار دوا کو  
بھی یاد کر لینا چاہئے۔

(۱۲۰) یہہ کیونکر معلوم ہو کہ مین حکیم ہو گیا ہوں  
جب تم اُس حالت پر پہنچو کہ جو رایے تم دو اُس پر  
تم کو گھمنڈ نہ ہو اور گناہ کے وقت غصہ تم کو جامہ  
سے باہر نہ کر دیے۔

(۱۲۱) عاقل کو چاہئے کہ اپنی احتیاط کا رخ  
بدون کی طرف اور اطمینان کا نیکون کی طرف رکھو  
(۱۲۲) جب کسی شخص میں دو باتیں مجتمع ہوں یعنی

۲۵  
۱-  
راہے میں تم سے بڑھکر اور امانت میں پورا تو  
وہ اس لایق ہے کہ تم اُس کی بات مانو اور  
اُس کی تقلید کرو۔

(۱۲۳) عاقل کو چاہیے جس حال میں ہو اُس سے  
زیادہ کئے لئے کسب کرے اور اُسی کی نوکری کرے  
جس کے اخلاق اُس کے اخلاق سے ملتے جلتے ہوں  
(۱۲۴) حکیم نیکو کا کسی کو دھوکا نہ دیگا اور دانشمند  
کامل کسی سے دھوکا نہ کھائیگا۔

(۱۲۵) عاقل کو چاہیے کہ اپنے کسی کام میں عقل و  
صبر کی پیروی سے الگ نہ ہو۔ اسی لئے کہ اگر مطلب  
حاصل نہ ہوگا عذر تو ہاتھ آجائیگا۔

(۱۲۶) قائل کو چاہیئے کہ اپنا مقصد حاصل کرنے میں  
نرمی اور فضولیات سے احتراز کرے۔ کیونکہ جو

جستہ راہتگی کے ساتھ خون چوستی ہے۔ مچھر بھینی  
و شوغل کے ساتھ اُس قدر خون نہیں پتیا۔

(۱۲۷) قائل کو چاہیئے کہ اپنے دوست کی دوستی کو  
لیچہ برتاؤ اور عمدہ رکہ رکھاویکے ذریعہ سے

پرورش کرتا رہے جس طرح مان نوزائیدہ بچے  
کی اور مالی اپنے لگائیے ہوئے پودے کی پرورش  
کرتا ہے اور جیسی اُس کی پرداخت ہوگی ویسی  
ہی اُس میں بھارتا زگی آئیگی۔

(۱۲۸) کونسا حیوان سب سے اچھا ہے۔

ادب سے آراستہ انسان۔

(۱۲۹) فروتنی بزرگی بڑھاتی ہے اور نخوت گمراہی کی

راہ دکھاتی ہے۔

(۱۳۰) ان چہیزوں پر ہرگز رشک نہ کرنا چاہئے

مالدار بادشاہ۔ ناجائز دولت والے مالدار

یہ راست گفتاری کی بلاغت۔ یہ بے راہ و بے

سخاوت۔ اور بے خوف خدا طاعت۔

(۱۳۱) حکمت کا پتہ گفتگو کے وقت چلتا ہے۔ اور

شجاعت کا غصہ کے وقت۔ اور پارسائی کا

شہوت کے وقت۔

(۱۳۲) کسی حکیم سے پوچھا گیا کہ تجھے غم کیوں نہیں ہے

اُس نے کہا کہ دنیا کی کسی ایسی چیز کا میں مالک  
 ہی نہیں ہوں کہ جس کے چلے جانے سے مجھے غم ہو  
 (۱۳۳) سقراط سے کسی نے پوچھا کہ تم کو کم عقل  
 عورت کیونکر پسند آئی۔ اُس نے کہا اس لئے  
 کہ میں اُس کے ذریعہ سے اپنی نفس کو ذلیل کروں  
 اور میرے اخلاق خاص و عام کیلئے درست ہو جائیں  
 (۱۳۴) آدمی کو اُس کے فعل سے جانچو نہ  
 کہ قول سے۔

(۱۳۵) بھاری کام کرو بھاری سامان جمع نہ کرو۔  
 (۱۳۶) جو تم سے سختی کرے اُس کی تعریف  
 کرو نہ کہ جو نرمی و چالوسی کرے۔

(۱۳۷) آدمی کو مصیبتوں میں اپنے بہائی اور قراداران

اور خاص دوستوں پر ہر وسہ کرنا چاہئے۔ قول

و قرار میں راستبازوں پر۔ افلاس میں نیکو کار

بی بی پر۔ اور مرتے وقت اپنے اُن نیکوں پر

جو پھلے سے کر رکھی ہیں۔

(۱۳۸) عاقل کو چاہئے کہ جب کوئی امر ناگواری

آجائے تو عقل سے اُس کی ایسی تدبیر کی جائے

کہ غم کا قلع قمع ہو جائے۔

(۱۳۹) دشمن کو چاہئے کہ زمانہ کے ساتھ

وہی ہی مدارات کرے۔ جیسی بہتے پانی کے

ساتھ تیرنے والا کرتا ہے۔

(۱۴۰) عاقل کی نفس کو عاقلوں کے ساتھ تھکے

ڈھونے میں۔ جو خوشی ہوتی ہے وہ جاہلون کے

ساتھ کھانے پینے میں نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کو

دونوں حالتوں کے انجام کی خبر ہے۔

(۱۴۱) عاقل کو چاہیے کہ اپنے پادشاہ کے ساتھ

بحری مسافر کی طرح رہے جس کا جسم ڈوبنے سے

بچا بھی رہے تو دل خوف سے بے غم نہیں رہتا۔

(۱۴۲) نیکو کاروں کا عمدہ کلام عقل کے بیمار کو

طعیب کا کام دیتا ہے۔

(۱۴۳) عاقل کی نصیحت عام لوگوں کے لئے ہوتی ہے

اور اس کا راز خاص لوگوں کے سوا سب کیلئے

سربستہ ہوتا ہے۔

(۱۴۴) قفل کب گہیراتا ہے جب تم اُس کو جاہل کے

پاس رہنے کہو۔

(۱۴۵) ہوشیار آدمی کو چاہیے جس چیز کو حاصل

کرنا چاہیے اُس کے لئے وہ سب سامان مہیا کرے

جو عقل کی رو سے اُس کے طلب کے لئے ضروری

ہوں اور اپنی کوشش سے باہر کے اسباب پر تکیہ

نہ کرے جن کی طرف امید و عادات لیجائیں۔

(۱۴۶) کسی جماعت کے بیچ میں بے سمجھے بوجھے

پڑنے سے لڑائی میں نہ تھا جانا بہتر ہے۔

(۱۴۷) جو تم سے پہلے ہو گزریے ہن اُن سے



عبرت حاصل کرو اور جو تمہاریے بعد آنے والے  
ہیں اُن کے لئے عبرت نہ بنو۔

(۱۴۸) آدمی اپنے دشمن سے انتقام کیونکر لے  
اپنے میں فضیلت بڑھا کر۔

(۱۴۹) نوکر رکھنے میں امانت اور کام کی پوری  
بیعت کے سوا کسی کی سفارش ہرگز قبول نہ کرو۔

(۱۵۰) جو چیز تم سے جاتی رہے اُس کی  
ضروری تلاش کے بعد اُس کی سوچ نہ کرو بلکہ جو جاتی  
رہی ہے اُس کی حفاظت کرو۔

(۱۵۱) تم جس کی نوکری کرتے ہو اگر وہ مضبوط  
دل کا ہے تو اُس کے امالی موالی کو ناراض کر کے

اُس کو راضی رکھو اور اگر وہ کمزور دل کا یہ ہے تو اُس کو ناراض کر کے اُس کے نوکروں کو راضی رکھو۔

(۱۵۲) تمہارا مقابل جب تک مناظرہ کے اصول پر

چلے تم اُس سے گفتگو کرو اور جب اُس سے الگ ہو جائی تو اپنی جگہ پر ثابت قدم رہو۔

(۱۵۳) بوڑھوں میں سے جو شخص کمزوری کے

باعث کام نہ دیکے اُس کی بہلانی سے ناامید

نہ ہونا چاہیے جب تک اُن تجربوں کا حال کیلے

جو اُس کو حاصل ہیں۔ پس اگر وہ تجربوں سے مالا مال

یہ ہے تو اُس کی ضرورت باقی ہے۔ اور اگر

ہتیدست ہے تو اُس کی جانب رغبت کا خاتمہ ہو چکا ہے

(۱۵۴) آدمی کو بدگمانی سے صرف اسی وقت

کام لینا چاہیے جبکہ عقل کام نہ دے سکے عقل تم کو آغاز

ہی میں انجام تباہی دیتی ہے۔

(۱۵۵) خوف زدہ کو دلاسا دینا ہو کے کو کہا نا کہلنے

سے افضل ہے۔

(۱۵۶) غم کے لئے کسی پر غصہ نہ کرو جس سے تمہارا

باہمی تعلقات خراب ہو جائیں کیونکہ اکثر ایسا ہوگا

کہ وہ دونوں آپس میں صلح کر لینگے اور تم اُٹنے

چھو رہو گے۔

(۱۵۷) ایسے شخص کی دوستی سے بچے رہو جو سب سے

زیادہ تمہاری ہی دہن میں لگا رہے اور یہ چاہتا ہو

کہ تمہاری کوئی بات اُس پر پوشیدہ نہ رہے کیونکہ وہ  
 دوستی تم سے منقطع کر دیگا اور تم کو اپنا قیدی بنالیا  
 (۱۵۸) سب سے کمزور وہ ہے جس میں اپنی راز  
 کیے چھپانے کی قوت نہ ہو۔ اور سب سے زور آور  
 وہ ہے جس کا زور اپنی عصبہ پر چلے اور  
 سب سے صابر وہ ہے جو اپنے اغلاس کو چھپے  
 اور سب سے غنی وہ ہے کہ جو کچھ اُس کو میسر آجائے  
 اُس پر قناعت کرے۔

(۱۵۹) کسی شخص کی شہرت سے دھوکا کھا کر اُسکی  
 طرف مائل یا منحرف نہ ہو بلکہ اُس کی شہرت کے  
 ساتھ اُس کی آزمائش بھی کر لیا کرو۔

## سچائی کی بھلائی

(۱۶۰) راست گوئی سے خلق کی معاملات  
قائم ہن اور دروغ گوئی وہ بیماری ہے کہ جس کو  
لگتی ہے وہ جانبر نہیں ہوتا۔

(۱۶۱) حکیموں کی راحت حق کے ملنے میں ہے  
اور نادانوں کی ہل کے ملنے میں۔

## جھوٹ کی بُرائی

(۱۶۲) بناوٹ کرنے والے کی باگ ڈھیلی  
کر دو گے تو اُس کی سستی و کمزوری خود

ظاہر ہو جائیگی۔

(۱۶۳) جھوٹ بولنے والا اپنے منہ سے

آپ رسوا ہوتا ہے۔

(۱۶۴) جھوٹ کا نقصان یہ ہے۔ کہ جھوٹا

واقعی صورت کو جو محسوس ہوتی ہے بھول جاتا ہے

اور وہی جھوٹی صورت کو ذہن میں جالیتا ہے اور

اُسی پر اپنے کام کی بنیاد قائم کر لیتا ہے اس لئے

اُس کا جھوٹ آپسے آپ ظاہر ہو جاتا ہے۔

(۱۶۵) جھوٹے سے بھی کتر وہ ہے جو اور بنکے

لئے جھوٹ بولے اور ظالم سے بدتر وہ ہے

جو غیر کے لئے ظلم کرے۔

## دنیا کی بے اعتباری

(۱۶۶) دنیا بُری ہے یہ جو کچھ دیتی ہے لے لیتی ہے اور جو پہناتی ہے وہ اُتر والی ہے۔

(۱۶۷) دنیا کا طالبِ بحری مسافر جیسا ہے کہ اگر چار ماہ تو خطرہ میں پڑے نہ والا کھلایا اور اگر ہلاک ہوا تو بوالہوس۔

(۱۶۸) دنیا کی محبت کا لون کو حکمت سے بہرہ اور آنکھوں کو بصیرت کے اندامِ ندادتی ہے۔

## مختلف اقوال

(۱۶۹) جب تیری خوبیوں کی لوگوں میں تعریف

ہوئے یہ تجھ میں غور پیدا ہو تو اپنی چپی ہوئی برائیوں پر  
غور کر اور تجھے اپنی واقفیت پر جو اپنی ذات کی  
نسبت ہو لوگوں کی ستائش سے زیادہ وثوق ہونا چاہئے

(۱۴۰) اس عالم میں تمہاری جو چیز خبراً دوسرے کے

قبضہ میں چلی جائے اُس پر اظہارِ افسوس نہ کرو

کیونکہ اگر حقیقت تمہاری ہوتی تو ہرگز اوروں کے

قبضہ میں نہ جاتی۔

(۱۴۱) اپنے قرابت و دشمن کے احسان سے

ہرگز نہ گہراؤ کیونکہ زرہ جو بچاتی ہے وہ اُسی تلوار

کی بھینس ہے جو کاٹتی ہے۔

(۱۴۲) نفس جب عقل سے نزدیک ہو گا تو غیرت



وسخاوت اختیار کریگا اور جب اُس سے دور ہوگا تو  
جسم کی اطاعت کرے گا۔ اور اُس کے ماسوائے خُجالت  
اختیار کریگا۔

(۱۷۳) بُڑھاپے سے موت اتنی ہی قریب ہے  
جتنا پکا پہل ہوا چلتے وقت گرنے سے۔

(۱۷۴) تم کو۔ میٹھے کڑویے۔ نزدیک دور  
ہونا چاہئے۔ بالکل نرم بھی نہ ہنوکہ طمع کے دانت  
پتیر تیز ہوں اور بالکل سخت بھی نہیں کہ لوگ تم سے  
بہاگین۔

(۱۷۵) جس نے موت کو پیش نظر رکھا اُس نے  
اپنی نفس کو درست کیا۔ اور جس نے اپنی نفس کو

ناپاک کیا اُس سے اُس کے خاص لوگ بھی دشمنی رکھینگے۔

(۱۷۶) لوگوں کو ذلت کے وقت نہیں بلکہ قابو اور

حکومت کے وقت آزماؤ کیونکہ جس طرح چرخ دینے سے

سوئی کی آزمائش ہوتی ہے۔

(۱۷۷) کسی حکیم سے پوچھا کہ تمہارے شاگرد شعر

کہتے ہیں اور تم نہیں کہتے۔ اُس نے کہا کہ میں اُس

سان کے مانند ہوں کہ جو لوہے کو کٹینے کے قابل

نہا دیتا ہے اور خود نہیں کاٹتا۔

(۱۷۸) جو بوڑھا بیاہ کرے اُس کی مثال ایسی ہے

کہ خود دریا میں تیر نہ سکتا ہو وہ دوسرے کو اپنی گڑب

ٹھاکے کیونکر لجائیگا۔

(۱۷۹) بد حالی میں افلاس کے مشورے سے بچو کہ وہ کوئی نیک مشورہ نہ دے گا۔

(۱۸۰) جس نے اپنے نفس کو محکوم رکھا نفس کے تمام ماتحتوں نے اُس کی اطاعت کی۔

(۱۸۱) جو کام تم چپا کر رکھتے ہو اُس پر کسی شخص کو ظاہر میں ملامت نہ کرو۔ اور اپنے نفس سے فرم کر و کیونکہ تمہاری جو بات اور وہ سے پوشیدہ ہے وہ اللہ تعالیٰ سے تو پوشیدہ نہیں ہے۔

(۱۸۲) تمہاری لئے سب سے زیادہ ضرر پہنچانے والی

چیز یہ ہے کہ تمہاری یہ سردار کو یہ معلوم ہو جائے کہ تمہاری حالت اُس سے بہتر ہے۔

(۱۸۳) انسان کو اُس کے گمان اور اندازہ سے بڑھ کر  
دینا اُس کے نفس کو خراب کرنا اور اُس کو اُس کی تقدیر کا  
غلام بنانا ہے۔

(۱۸۴) آدمی کا دل جب مضبوط ہوتا ہے تو وہ عقل پر  
بہروسہ کرتا ہے اور جب کمزور ہوتا ہے تو تقدیر پر۔  
(۱۸۵) جب مناظرہ میں تمہاری دلیل کی سرسبزی  
ہوگی تو اگر وہ شریف کے مقابلہ میں ہے تو وہ تمہاری  
تعظیم و توقیر کریگا اور اگر کمینے کے مقابلہ میں ہے تو وہ  
تم کو تکلیف پہنچائیگا اور تم سے کینہ رکھیگا۔

(۱۸۶) چار چیزیں نہ ہوتیں تو آدمی کے سب کام  
درست ہوتے۔ گہری نادانی۔ جھوٹی امید۔

رنجہ حرص۔ دور از کار خواہش۔

(۱۸۷) جو کم سنی میں شہوت و غضب کی اطاعت

کرے گا اُس پر بڑا پے میں بدن کی کمزوری جو لاحق

ہوتی ہے بہت شاق گزریے گی۔ اور جو کم عمری میں

توت فکریہ کی اطاعت کرے گا اور علم و معرفت کی رہنمائی پر

چلے گا اُس پر جوانی کا زمانہ سخت گزریے گا مگر بڑا پی

میں آرام سے رہے گا۔

(۱۸۸) آدمی پر کون سی چیز گران سے۔ خاموشی

(۱۸۹) سب سے جلد جو چیزیں جان کو گہلا دیتی ہیں

وہ یہ ہیں۔ غصہ پکیر بھانا۔ عادلون کا قاصر رہنا

نصیحت کا منہ پر مارنا۔ خوش تقدیر لوگوں کا عقل پر <sup>نہیں</sup>

(۱۹۰) جہان قول کی زیادتی ہوتی ہے وہاں فحل کی کمی ہوتی ہے۔ اور جہان تہمت لگتی ہے وہاں بظلمت میں فرق آتا ہے۔

(۱۹۱) بُرے زمانہ میں چونکہ احسان کی ناشکری اور بھلائی کے بدلے بُرائی ہوتی ہے اس لیے وہ زمانہ بد لکرمغنون کی طبیعتوں کو بخل و بُرائی کی طرف لے آتا ہے۔

(۱۹۲) بدکاری زندگی زمانہ کی رسوائی۔

(۱۹۳) کہلا عتاب چھپے کینہ یہ بہتر ہے۔

(۱۹۴) خیر خواہ کی مار بدخواہ کے پیار سے

بہتر ہے۔

(۱۹۵) امید کی برداشت مصیبت کی برداشت سے زیادہ دشواری ہے۔

(۱۹۶) جب اقبال آتا ہے تو خواہشیں عقل کی طالع ہو جاتی ہیں اور جب ادب آ جاتا ہے تو عقل خواہشوں کی مطیع ہو جاتی ہے۔

(۱۹۷) نیک کی موت خود اس کے لئے راحت ہے اور بد کی اور رون کے لئے۔

(۱۹۸) میٹھا کڑوا کیا ہے۔ میٹھا با ادب فرزند کڑوا۔ بہاری دین۔

(۱۹۹) سب میں دشوار کیا ہے۔ اپنی نفس کو پہچاننا اور اپنی راز کو چھپانا۔

(۲۰۰) کون سی چیز لوگوں کے اخلاق بگاڑتی ہے۔ زر

(۲۰۱) تین شخصوں پر رحم کرنا چاہیے۔ ایک اُس

عقل پر جس پر جاہل حکمران ہو۔ دوسرے اُس کمزور پر جس

زور آور قابض ہو۔ تیسرے اُس شریف پر جو کمپنی

کی جانب راغب ہو۔

(۲۰۲) نیچے مین کو نئی صفت قابلِ تعریف ہے

حیا۔ یا خوف۔ حیا۔ کیونکہ حیا عقل کی طرف لیجاتی ہے

اور خوف نامردی کی راہ دکھاتا ہے۔

(۲۰۳) کیا تدبیر کی جائے جو خطائیں کم ہوں۔

شریرون کی عداوت کے زوہن نہ آو۔

(۲۰۴) محتاج جب مالدار کی ریس کر لگا وہ اُس



شخص جیسا ہوگا جس کو درم ہوا اور لوگوں کو باور کرانا  
چاہتا ہے کہ موٹا ہے اور اپنے درم کو چھپا ہے۔

(۲۰۵) اگر تم جاننا چاہو کہ کس طبقہ کے لوگوں میں  
مہاراشٹرا رہتے تو غور کرو کہ تم کس قسم کے لوگوں کو  
بہت سب دوست رکھتے ہو۔

(۲۰۶) جب تم کسی نوعمر کو گناہ کرتے دیکھو تو اُس کے  
انکار کی گنجائش رہے دو تاکہ وہ تنگ آکر نہ رہے  
نہ آجائے۔

(۲۰۷) کیا تدبیر کی جائے کہ آدمی محتاج نہ ہو۔  
اگر مالدار ہے تو میانہ روی اختیار کرے۔ اور  
اگر محتاج ہو تو ہمیشہ کسی کام میں لگا رہے۔

(۲۰۸) جو شخص بغیر نیکی و احسان کے تہارا شکر ہے

ادا کرے اُس کے ساتھ جلد نیکی و احسان کرو ورنہ

ستائش لپٹ کر نکو ہمیش نہ ہو جائیے۔

(۲۰۹) جو چہ چین میں غفلتوں سے مالا مال ہوا وہ

بڑا ہو کر معنوں میں کنگال ہوا۔

(۲۱۰) جو غصے میں ہوا اُس سے تکرار نہ کرو کہ شور

اڑا رہے گا اور راہ راست پر نہ آئے گا۔

(۲۱۱) اوروں کی نفرت پر خوش نہ ہو کیونکہ

تم کو اُس کی خبر نہیں کہ زمانہ تم کو کیا نیرنگیاں دکھائیگا

(۲۱۲) جب آدمی میں رسوائی کی شرم اور محنت

مزدوری کی برداشت نہ رہی تو اُس کے لیے چوری

کرنی آسان سیے۔

(۲۱۳) تمہاری ہنشینوں میں سب سیے زیادہ

ضرر بیان تم کو بانس پر چڑھائیے والا اور لالچ دلائیے والا

اور تم سیے لپست تمہت سیے۔

(۲۱۴) آرام اور اطمینان ہی کی حالت میں

احتیاط سیے کام لو کیونکہ جب مصیبت آجاتی سیے تو

کم ایسا ہوتا سیے کہ احتیاط فائدہ دیے۔

(۲۱۵) سب سیے بد بخت وہ سیے جو اوروں

کے لیے جمع کرنے کا اہتمام کریے۔

(۲۱۶) کسی شخص میں جو اوصاف ہوں اُن سیے

زیادہ بیان نہ کرو کیونکہ وہ اُس کو سچ سمجھ لے گا

اس لیے کہ جو وصف تم اُس میں زیادہ کرو گے وہ تمہارا  
نقص شمار ہوگا۔

(۲۱۷) اگر تم کسی کی طبیعت کا پتہ لگانا چاہو تو اُس سے  
مشورہ کرو کیونکہ جس تم کو اُس کے مشورے سے  
اُس کے انصاف و ظلم اور نیکی و بدی کا حال معلوم  
ہو جائے گا۔

(۲۱۸) سکوت میں سلامتی اور گفتگو میں  
پشیمانی ہے۔

(۲۱۹) بھوک پیاس عشق کو کہا جاتی ہے۔

(۲۲۰) اکثر ہلاکت۔ امید پر بکتیہ کرنے۔ زمانہ

یہ حسن ظن رکھنے۔ ہمسروں سے مقابلہ کرنے۔

اور چوٹی چوٹی عداوتوں کو حقیر و ذلیل سمجھتی ہے  
ہوا کرتی ہے۔

(۲۲۱) تم میں اور بادشاہ میں کیا فرق ہے۔

بادشاہ شہوات کا غلام اور میں اُن کا آقا ہوں

(۲۲۲) موت کیا ہے۔ بغیر بیداری کی نید

بیماروں کا آرام۔ عمارت کی ویرانی۔ عصرِ کھٹ

لوٹنا۔ تو گزروں کی پست۔ بے نواؤں کی آرزو

جان کا سفر۔ پائی ہوئی چیز کا کہونا۔

(۲۲۳) بوڑھا پا جسم کی قوت کو برباد کرتا اور

عقل کی قوت کو بڑھاتا ہے۔

(۲۲۴) جب تم پر دس میں ہو تو وہیں کی روش

اختیار کرو۔

(۲۲۵) جس میں فائدہ نہ ہو اُس میں محنت و

مشقت نہ کرو۔

(۲۲۶) صحت و سلامتی عمدہ چیزیں ہیں جو بہت کم

کیجا ہوتی ہیں۔

(۲۲۷) عالم بے عمل کیے علم کی رونق و بسی ہی کم ہوتی

یہ جیسے بڑے نخیل کے مال کی۔

(۲۲۸) جس نے اپنے تازیانے تادیب کو روکا

وہ اپنے بیٹے کی زندگی تلخ کرنے والا ہے۔

(۲۲۹) جو شخص کوئی بہلائی کرے اُس پر واجب ہے

کہ اُس کو فوراً بہلا دیے۔ اور جس کے ساتھ

کوئی نیکی کی جائے اُس پر فرض ہے کہ اُس کو  
ہمہ دم یاد رکھے۔

(۲۳۰) جو فکر معاش میں لگا اُس کے اخلاق  
درست نہ ہون گئے۔

(۲۳۱) بد بخت وہ ہے جو آرزو پر جیتا ہے۔

(۲۳۲) جسمانی بیماری روحانی بیماری سے بہتر ہے

(۲۳۳) عورت کیا ہے۔ مرد کی فکر۔ بیان سحر

باہر برائی۔ ہم نوالہ وہم پیالہ درندہ۔ تنہا رہی ہی

چادر میں۔ شیرینی کپڑوں میں چپا ہوا کالا۔ جنگ

یہ صلح۔ سوینے والی اور تم کو بیدار رکھنے والی

دائمی رنج و مصیبت۔ کم عقل کی ہلاکت۔

(۲۳۴) جس کا بگاڑ زور پکڑ گیا ہو اُس کی ہرگز  
مدد نہ کرو ورنہ قبل اسکے کہ تم اُس کو درستی کی طرف  
لاؤ وہ تم کو بگاڑ کی طرف کیچ لیجایے گا۔

(۲۳۵) جسم کی درستی کا خیال رکھو کہ یہ جان کا آلہ ہی

(۲۳۶) کسی شخص کو اُس مرتبہ کے اعتبار سے نہ دیکھو

جس پر زمانہ نے اُس کو پہنچایا ہے بلکہ اُس کی واقعی

قیمت کے لحاظ سے کیونکہ اُس کا طبعی مقام بھی ہے

(۲۳۷) جو شخص تمہارے پاس آئے اُس کا کہنا

ایسے امر میں ہرگز نہ مانو جس سے تمہاری مردت میں فرق

آجائے اور تم خطرے میں پڑو اس کے سوا اور باتوں

اُس کی مدد کرو۔



(۲۳۸) اگر زمانہ کے فساد یا بادشاہ کی ناراضی  
یا اپنی پیرانہ سالی کے باعث تم خانہ نشینی اختیار کرنا چاہو  
تہا را یہ مقصد اُسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ  
تم کو کسی علم میں دستگاہ یا عبادت میں شہرت ہو  
کیونکہ اکثر صورتوں میں یہ دونوں باتیں بدروہگی  
سے محفوظ رہتی ہیں۔

(۲۳۹) خوف کی تو گری سے اس کی مینوائی  
بہتر ہے۔

(۲۴۰) جھل سے بڑھ کر کوئی محنت جی نہیں  
خود پسندی سے زیادہ کوئی وحشت نہیں۔ اور مشورہ  
سے زیادہ زیرک کوئی مصاحب نہیں۔

(۲۴۱) درگزر ادنیٰ کو اُٹنا ہی بگاڑتی ہے جتنا  
اعلیٰ کو بناتی ہے۔

(۲۴۲) آدمی کو اپنی صورت آئینہ میں دیکھنی  
چاہیے اگر اچھی ہے تو بد چلنی کو اُس میں ملانا اور  
بُری ہو تو دو بُرائیوں کو ایک جا کر نا بُرا سمجھے۔

(۲۴۳) حکیم بقاعدہ کے علاج کے صحت  
پانے سے باقاعدہ حکیم کے علاج سے مرجانا  
بہتر ہے کیونکہ اُس کو دو وزن حالتوں کے  
انجام کی خبر ہے۔

(۲۴۴) آدمی کب مرے اور زندہ ہوتا ہے  
دروغ گوئی وہ بیماری ہے کہ جس کو لگتی ہے

وہ جانبر نہیں ہوتا۔ اور سچائی وہ صحتِ کاملہ ہے  
جو زائل نہیں ہوتی۔

(۲۴۵) مصیبت کیا ہے اللہ تعالیٰ کا عطیہ

آئندہ کی نعمتوں کے شکریہ کا سرمایہ۔

(۲۴۶) جب تم کسی شخص کی درستی میں تمامی

تدابیر سے عاجز آ جاؤ تو تم اپنے کو اُس سا بنا لو

کیونکہ جب تک تم اپنے کو اُس سا نہ بنا لو گے

تمہارا مقصد حاصل نہ ہوگا۔

(۲۴۷) بھلائی کیا ہے۔ اپنی تکلیف

دوسرے کی راحت۔

(۲۴۸) بُرائی کیا ہے۔ اپنی راحت

دوسرے کی تکلیف۔

(۲۴۹) محبت کیا ہے۔ محدود بھلائی۔

غیر محدود برائی۔ دنیا بہر کی برائی اور دنیا بہر کی

بہلائی۔ کیونکہ دنیا میں بڑی سی بڑی مصیبتیں

اس میں اٹھانی پڑتی ہیں اور سب سے زیادہ

راحتیں اس میں میسر آسکتی ہیں۔

(۲۵۰) جب تم کسی سے محبت کرو اور تم کو

اُس کی محبت کا اندازہ تمہاری محبت کے ساتھ

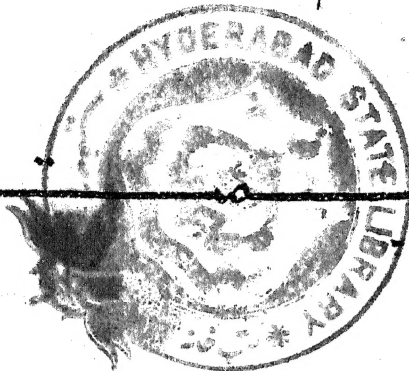
مساوی نہ ہونے کی باعث اُس سے اپنی محبت

کی کمی کے خواہان نہ ہو بلکہ اپنی جائے پر ثابت

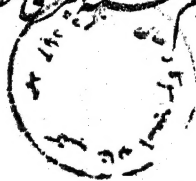
قدم رہو اور جہاں تک ہو سکے اپنا سنا بنانے کی

عز و فکرین رہو ضرورتہاری محبت کا شریک ہو جائیگا  
 (۲۵۱) جو نفع ظلم سے حاصل ہوتا ہے وہ نقصان پہنچانے

والا ہے۔



المرقوم غرہ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۵ء



مرصوعہ



# غلط نامہ کتاب بحر الحکمت

غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱۳	حقیقتین	خصلتین	۶	۵۰	بہرہ	بہرا	۷
۲۲	شرافت کی	شرافت کے	۳	۵۴	افلاس کے	مفلس کے	۱
۲۵	سے بڑی	سے بڑی	۵	۶۵	تازیانے	تازیانہ	۸
۲۸	ثواب	صواب	۱۱	۷۶	نہ ہونے کی	نہ ہونے کے	۹
۳۹	نخوت	نخوت	۲				
۴۲	عاقل کی نفس	عاقل کی نفس	۱				
۴۳	اچس کے	اچس کی	۶				
۵۰	مین پڑنے	مین پڑنے	۵				

# اشہکار

(\*)

رسالہ ہذا علاقہ سرکار نظام اور نیز علاقہ سرکار عظمت مدائن  
رجسٹری ہو چکا ہے اسکے جملہ حقوق محفوظ ہیں کوئی صاحب جز  
یا کلام اسکے تالیف و ترجمہ کے کسی زبان میں بھی مجاز نہیں  
ابتداء و خاتمہ رسالہ پر مولف کی دستخط و مہر مانو کر اہمیت ہے  
اگر کوئی کتاب ان سہ معراپائی جائے تو وہ مال مسروقہ اور دھوکہ  
مطابع کی مطبوعہ تصور کی جائیگی اگر کوئی صاحب ایسی  
کتاب یا مین تو بد اخلاہ اسکے کہ ایسی کتاب اونکو کس پتہ سے  
ملی اور کس مطبع میں طبع ہوئی روانہ فرمائیں معقول انعام  
دیا جائے گا۔

(منوعہ) یہ کتاب ذیل کے پتہ پر مل سکتی ہے۔

محفوظ علی جعفری خلیفہ میراج علی صاحب مؤلف حیدر آباد دکن افضل گنج  
محلہ عثمان شاہی اصغر مندر